از عدالتِ عظمیٰ

یونین آف انڈیا و دیگر

بنام

میسرز ایس شری رام ریونس

تاریخ فیصلہ: 12 فروری، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

درآمدات (کنٹرول) آرڈر، 1955:

شق 4(2)-لائسنس کی درخواست پر فیس-بعض اشیا کی درآمد کے لیے اضافی لائسنس کی منظوری کے لیے درخواست-فیس جمع کرنا-پالیسی میں تبدیلی کی وجہ سے لائسنس جاری نہیں کیا جاسکا-رقم واپس کرنے کی ہدایت کے لیے دائر رٹ پٹیشن-عدالت عالیہ کی رقم کی واپسی کی ہدایت-قرار پایا گیا کہ: شق کو پڑھنے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ کچھ شرائط کے علاوہ کسی بھی حالت میں کوئی فیس واپس نہیں کی جاتی ہے—فوری معاملے میں عدالت عالیہ کو رقم کی واپسی کی ہدایت دینا جائز نہیں تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3635، سال 1996۔

دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 4128، سال 1993 میں دہلی عدالت عالیہ کے 3.3.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ڈی پی گپتا، سالیسیٹر جنرل، اے سبّاراؤ اور محترمہ سشما سوری۔

جواب دہندگان کے لیے پی این پوری اور اٹل نندا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہم نے دونوں طرف کے وکیلوں کو سنا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 3 مارچ 1994 کو دہلی عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے رٹ پٹیشن نمبر 4128/93 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ مانا جاتا ہے کہ مدعا علیہ نے بعض اشیا کی درآمد کے لیے ضمنی لائسنس کی منظوری کے لیے درخواست دی اور 1 لاکھ روپے کی رقم جمع کرائی۔ لائسنسنگ اتھارٹی نے اپیل کنندہ کے نام کی سفارش کی تھی لیکن اس دوران پالیسی 4 جولائی 1991 کو تبدیل کر دی گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں لائسنس جاری نہیں کیا جا سکا۔ مدعا علیہ نے رقم واپس کرنے کی ہدایت کے لیے 28 اگست 1993 کو رٹ پٹیشن دائر کی۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں اس کے 2 سے مطابق 4 مارچ 19912 فیصد سود کے ساتھ رقم کی واپسی کی ہدایت کی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

درآمدات (کنٹرول) آرڈر 1955 کی شق 4(2) درج ذیل ہے:

"4. لائسنس کی درخواست پر فیس: (1) لائسنس کے لیے ہر درخواست مناسب لائسنسنگ اتھارٹی کو دی جائے گی۔

(2) شیڈول III میں مذکور فیس ہر درخواست کے سلسلے میں مذکورہ شیڈول میں فراہم کردہ طریقے سے ادا کی جائے گی:

بشرطیکہ کسی بھی درخواست کے سلسلے میں کوئی فیس قابل ادائیگی نہیں ہوگی جب۔

(a) مرکزی حکومت، ریاستی حکومت یا مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کا کوئی محکمہ یا دفتر؛

(b) اپنے استعمال کے لیے درکار سامان کی درآمد کے لیے کوئی مقامی اتھارٹی؛

(c) کوئی بھی تعلیمی، خیراتی یا مشنری ادارہ جو اپنے استعمال کے لیے درکار سامان کی درآمد کے لیے ہو۔

ایک بار موصول ہونے والی فیس کسی بھی صورت میں واپس نہیں کی جائے گی سوائے اس کے کہ:

(i) جہاں فیس مقررہ پیمانے سے زیادہ جمع کی گئی ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

(ii) جہاں فیس جمع کی گئی ہو لیکن کوئی درخواست نہیں کی گئی ہو۔

(iii) جہاں فیس غلطی سے جمع کی گئی ہو لیکن درخواست گزار کو لائسنس فیس کی ادائیگی مستثنیٰ ہو۔

نوٹ: چیف کنٹرولر آف امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ اور ریجنل لائسنسنگ اتھارٹیز کو کی گئی اپیلوں کے سلسلے میں ادا کی گئی فیس کسی بھی صورت میں واپس نہیں کی جائے گی۔"

اس کا پڑھنا واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کسی بھی صورت میں کوئی فیس واپس نہیں کی جائے گی سوائے اس کے کہ جہاں فیس مقررہ پیمانے سے زیادہ جمع کی گئی ہو؛ جہاں فیس جمع کی گئی ہو لیکن کوئی درخواست نہیں کی گئی ہو، دوسرے لفظوں میں، اگرچہ رقم جمع کی گئی تھی لیکن غور کے لیے کوئی درخواست جمع نہیں کی گئی ہو؛ یا جہاں فیس غلطی سے جمع کی گئی ہو لیکن درخواست گزار کو لائسنس فیس کی ادائیگی مستثنیٰ ہے۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ کو رقم کی واپسی کی ہدایت دینا جائز نہیں تھا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document